ایک عظیم دینی کتب خانہ

پروفیسر رفیع اللہ

پاکستان جیسے ملک کے لئے جس کی بنیاد ہی دین اسلام پر قائم ہو، دینی کتب خانوں کی ضرورت کے متعلق کچھ کہنا تحصیل حاصل ہے۔ لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جس قدر یہاں اسلام سے محبت ہے اس نسبت سے دینی کتب خانوں کی کمی ہے۔ برصغیر ہندوپاک کی تقسیم کے وقت اہم دینی مدرسے جن کے ساتھ شاندار دینی کتب خانے ملحق تھے ہندوستان میں رہ گئے۔ ہمارے حصے میں معدودے چند کتب خانے آئے جن کا ابھی تک کماحقہ تعارف بھی نہیں ہو سکا ہے۔ قیامِ پاکستان کے بعد دینی مدارس میں تو حیرت انگیز اضافہ ہوا ہے لیکن کتب خانوں کے قیام کی طرف بہت کم توجہ دی گئی ہے۔ ہاں حکومت کی طرف سے اسلامی تحقیقات کے لئے جو ادارے قائم کئے گئے ہیں، ان کے ساتھ اچھی شاندار لائبریریاں ہیں جن میں جدید علوم کی کتابوں کے ساتھ معتبر دینی کتب کے بھی کافی مجموعے ہیں۔ ان میں سے ادارہ تحقیقاتِ اسلامی اسلام آباد کی لائبریری شاندار تر ہے۔

کتب خانوں کی افادی حیثیت

عام اہلِ علم کے لئے وہی کتب خانے مفید ہو سکتے ہیں جن سے وہ بغیر کسی روک ٹوک کے استفادہ کر سکیں۔ ہمارے ہاں کے موجود کتب خانوں میں بہت سی رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً اسلامی تحقیق کے اداروں کے ساتھ جو لائبریریاں ملحق ہیں وہ زیادہ تر ان کے اپنے اراکین کے لئے مخصوص ہیں۔ دوسرے یہ سرکاری دفاتر کی طرح دفتری اوقات میں کھلتی اور بند ہوتی ہیں۔ اس لئے ان سے ایک تو صرف محدود وقت کے دوران ہی میں استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ دوسرے ان کے مرکزی شہروں میں واقع ہونے کی وجہ سے قیام و طعام کے بھاری اخراجات برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ اسلامی

دَور میں ہمارے کتب خانے ایک پورے علمی ادارے کی حیثیت رکھتے تھے۔ مطالعہ وتحقیق کرنے والوں کے لئے قیام تک کا انتظام اسی ادارہ کی جانب سے بلامعاوضہ کیا جاتا تھا اور ساتھ ہی تشنگانِ علم کو پوری آزادی حاصل ہوتی تھی کہ وہ دن رات میں کسی وقت بھی کتب خانہ کو اپنے استعمال میں لا سکتے تھے۔ الحمدللہ کہ اس گئے گزرے دَور میں بھی پاکستان میں کچھ ایسے دینی کتب خانے ہیں جو ہمارے ماضی کی ان شاندار روایات کو نبھا رہے ہیں۔

دینی مدارس کے کتب خانے

جیسا کہ ہم ابھی کہہ چکے ہیں قیام پاکستان کے بعد دینی مدارس میں کثرت سے اضافہ ہوا ہے۔ ان میں سے اہم مدارس کے ساتھ کتب خانے بھی ہیں۔ لیکن یہاں فائدہ اٹھانے کے راستے میں عقیدہ ومسلک کی رکاوٹیں ہیں۔ آپ صرف اسی صورت میں استفادہ کر سکتے ہیں جبکہ آپ ان کے مسلک سے تعلق رکھتے ہوں یا کم از کم ظاہری طور پر ان کو اس کا یقین دلا سکتے ہوں۔ راقم کو اس قسم کے بڑے دلچسپ تجربے ہیں۔ ایک اہل حدیث کتب خانے سے ہمیں اس لئے نکلنا پڑا کہ ہماری داڑھی چھوٹی تھی حالانکہ ناظم صاحب سے خاندانی تعلقات تھے۔ ایک اور کتب خانے میں تین پشتوں سے رکھی ہوئی بخاری شریف کے ابھی کسی نے ورق علیحدہ نہیں کئے تھے۔ ورق علیحدہ کرتے ہوئے بندہ کی زبان سے یہ کلمہ نکل گیا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس تمام عرصے میں کسی نے اس کتاب کا مطالعہ نہیں کیا تو بس ان کے خفا ہونے کے لئے یہی کافی تھا۔ ایک جگہ "سکولی" ہونے کا اعتراض لگایا گیا۔ اس سے ان کی مراد کالج اور اسکول کا تعلیم یافتہ ہونا ہے وغیرہ وغیرہ لیکن اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ایسے کتب خانوں کی بھی کمی نہیں جہاں ہر عقیدہ ومسلک کے لوگ بغیر کسی پابندی کے مطالعہ کر سکتے ہیں۔ انہی میں سے ایک عظیم لائبریری کتب خانہ سعدیہ سراجیہ ضلع میانوالی میں واقع ہے جس کا تعارف ہم قارئین سے کرا رہے ہیں۔

کتب خانے کا محل وقوع اور اس کی ابتداء

ریل گاڑی پر راولپنڈی سے براستہ کیمبل پور ملتان جاتے ہوئے ضلع میانوالی میں کندیاں ریلوے جنکشن کے قریب ایک چھوٹا سا ریلوے اسٹیشن ہے۔ جس کا نام خانقاہ سراجیہ ہے۔ اسٹیشن پر اترتے ہی مشرق کی جانب ریت کے ٹیلوں کے درمیان جامع مسجد دہلی کی طرز کے تین بڑے بڑے خوبصورت گنبد نظر آتے ہیں۔ یہ خانقاہ سراجیہ کی مشہور مسجد ہے اور اس کے زیر سایہ

ان دینی کتب خانہ ہے جو کتب خانہ سعدیہ سراجیہ کے نام سے مشہور ہے۔
کتب خانے کی بنیاد آج سے تقریباً پچاس سال پہلے ضلع میانوالی کے ایک مشہور عالم دین
السعد احمد خان صاحب نے ڈالی تھی۔ مصنف ایک جید عالم تھے۔ نقش بندی طریقے سے تعلق
۔ آپ کی بیعت اسی علاقے کے ایک صاحبِ طریقت بزرگ میاں سراج الدین صاحب موسیٰ زئی
یرہ اسمٰعیل خان) سے تھی۔ آپ نے وہیں اپنے مرشد سے دینی تعلیم حاصل کی اور بعد ازاں اپنی
کا کافی حصہ برصغیر ہندو پاک کے مختلف مقامات پر دعوت، رشد و ہدایت میں گزارا۔ آپ کے
ی زیادہ تعداد کلکتہ اور کانپور سے تعلق رکھتی تھی۔
ولوی صاحب کو دینی کتب کے مطالعہ کا شوق عشق کی حد تک تھا۔ انھوں نے اپنے وقت تک
رسی کی جتنی مستند اور معتبر دینی کتابیں شائع ہو چکی تھیں، ان سب کو بڑے اہتمام سے جمع کیا۔
طالعہ ہونے کے ساتھ ساتھ وہ بڑے باذوق شخص تھے اور ہر چیز میں نفاست پر نظر رکھتے تھے۔
ی جلدیں ایسی نفیس بنوائیں کہ پچاس سال گزرنے کے بعد بھی یوں معلوم ہوتا ہے کہ ابھی ابھی بنوائی
۔ اکثر و بیشتر جلدیں کانپور اور کلکتہ سے بنوائی گئیں اور بعض کو اس مقصد کے لئے لندن تک بھیجا
بعض اوقات تو جلد کی قیمت کتاب کی اصل قیمت سے بڑھ جاتی تھی۔

صحرا میں نخلستانِ علم

کتابوں کا یہ قیمتی خزانہ ایک کشادہ کمرے میں بڑی مناسب ترتیب سے الماریوں میں سجا ہوا ہے۔
پر قالین بچھے ہیں۔ اور پر سکون صحرائی ماحول کے ساتھ ساتھ زمانہ جدید کی تمام سہولتیں میسر ہیں۔
ی اور ہوا کا عمدہ انتظام ہے۔ مولانا نے کتابوں کے ساتھ ساتھ اپنی زرعی جائداد بھی اس مقصد کے لئے
کر دی تھی۔ اس لئے کتب خانہ سے استفادہ کرنے والوں کے لئے قیام و طعام کا بلا معاوضہ مناسب
ام ہے۔ صفائی کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ خانقاہ کے آس پاس حدِ نظر تک ریت
ٹیلے ہیں لیکن آپ کو کسی کتاب پر ریت کا ایک ذرہ بھی نظر نہ آئے گا۔

کتابوں کی تعداد اور فن وار تقسیم

کتابیں اڑھائی ہزار کے لگ بھگ ہیں لیکن یہ کتابیں اتنی ضخیم ہیں کہ ان میں بعض تیس تیس
دوں پر مشتمل ہیں۔ جہاں تک میری علمی معلومات رہنمائی کرتی ہے ہماری قدیم معتبر دینی کتب

میں سے شائد ہی کوئی ایسی کتاب ہو جو وہاں موجود نہ ہو۔ قرآن مجید پر مختلف مفسرین کی ۷۴ تفسیریں ہیں اسی طرح حدیث شریف اور اصول حدیث پر مختلف مؤلفین اور مصنفین کی دو سو سے زائد کتابیں ہیں مختلف اسلامی فنون کے لحاظ سے ان کتابوں کی تقسیم یوں ہے :-

	تعداد		تعداد
(۱) مصاحف شریف	۳۱	(۲) تفاسیر قرآن مجید	۷۴
(۳) مجموعہ ہائے احادیث	۱۵۶	(۴) اصول حدیث	۳۷
(۵) اسماء الرجال	۳۶	(۶) فقہ حنفی	۱۴۴
(۷) فقہ شافعی	۱۴	(۸) فقہ مالکی	۵
(۹) فقہ حنبلی	۶	(۱۰) اصول فقہ	۲۸
(۱۱) عقائد وعلم کلام	۳۶	(۱۲) مسائل خلافیہ ورد مذاہب باطلہ	۹۷
(۱۳) سیر و مغازی وتاریخ	۱۵۲	(۱۴) تصوف	۳۵۴
(۱۵) اوراد و وظائف	۲۵	(۱۶) لغت وادبیات عربیہ	۹۵
(۱۷) کتب النحو	۹۳	(۱۸) کتب معانی وبلاغت	۱۶
(۱۹) کتب الصرف	۱۹	(۲۰) منطق وحکمت	۱۹
(۲۱) حکمت ومناظرہ	۱۹	(۲۲) القرأۃ والتجوید	۱۹
(۲۳) لغت وادب فارسی	۲۲	(۲۴) کتب الطب	۱۹
(۲۵) دیگر فنون مختلفہ	۱۱		

ان میں سے بہت سی کتابیں ایسی ہیں جو اب نایاب ہیں۔ ان میں سے چند کا تعارف علمی فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔

قرآن مجید کی تفسیر کا ایک نادر نسخہ

یہ نادر تفسیر آج سے کوئی ستر سال پہلے ایک ہندو منشی بلاقی داس صاحب مالک میور پریس اور اخبار سفیر ہند دہلی نے شائع کی تھی۔ اس نسخے کا سائز خوب لمبا چوڑا ہے۔ یعنی تقریباً دو فٹ لمبا اور چودہ انچ چوڑائی۔ قرآن مجید کا متن خوب جلی حروف میں ہے اور اس کے نیچے دو عمدہ اور معیاری

ترجمے ہیں۔ ایک حضرت شاہ ولی اللہؒ کا فارسی ترجمہ اور دوسرا حضرت شاہ رفیع الدین صاحبؒ کا اردو ترجمہ۔ حاشیوں پر دو مکمل تفسیریں ہیں۔ ایک شاہ عبدالعزیزؒ کی تفسیر عزیزی فارسی میں اور دوسری تفسیر حسینی اردو میں۔ ان دو تفاسیر کے علاوہ ایک اور عالم دین کے قلم سے شان نزول اور حل لغات قرآن علیحدہ دیا گیا ہے۔ تفسیر کے شروع میں مولانا محمد غوث صاحب کے قلم سے اصول تفسیر پر ایک نہایت عمدہ رسالہ فیض الرحمٰن فی آداب القرآن دیباچہ کی صورت میں ہے۔ یہ تفسیر تین جلدوں میں ہے۔ اور آج سے ساٹھ ستر سال پہلے شائع ہونے کے باوجود ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ ہمارے جدید تقاضوں کو سامنے رکھ کر لکھی گئی ہے۔ مسلمانانِ پاکستان کو اس نادر تفسیر سے زیادہ عرصے تک محروم رکھنا سخت ظلم ہے۔ اگر پوری تفسیر نہیں تو کم از کم شاہ عبدالعزیزؒ کی تفسیر عزیزی کا معیاری اردو ترجمہ ضرور شائع ہونا چاہیئے۔ اس وقت تفسیر عزیزی کا پہلا جزو جو سورۃ بقرہ پر مشتمل ہے اور تیسویں پارے کی تفسیر ہندوستان میں طبع ہوئی ہے ان پر ایک نظر ڈالنے سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ یہ تفسیر زمانہ جدید کے تقاضوں کے کتنی مطابق ہے۔

قلمی نسخے

اب ہم کچھ قلمی نسخوں کا ذکر کرتے ہیں جو اس کتب خانہ میں موجود ہیں۔

(۱) تفسیر فارسی قلمی۔ افسوس کہ اوّل اور آخر کے صفحات تلف ہو جانے سے نام اور مصنف معلوم نہ ہو سکے۔ تفسیر کی زبان سادہ اور مسائل پر بحث عام فہم ہے۔ بڑے سائز میں کافی ضخیم کتاب ہے۔

(۲) فارسی ترجمہ شرح فصوص الحکم۔

(۳) فقرات خواجہ عبیداللہ احرار قدس سرہٗ۔

(۴) لوائح الاسرار۔ للجامی۔

(۵) رواح الانوار شرح لوائح الاسرار للجامی۔

(۶) انیس الطالبین از صلاح بن مبارک بخاری۔

(۷) کتاب التعرف لمذہب اہل التصوف۔ از الشیخ ابوبکر بن ابی اسحاق محمد بن ابراہیم البخاری م ۳۸۰ھ۔

تخریج احادیث مبسوط

کتب خانہ سعدیہ سراجیہ کا تعارف کراتے ہوئے اس کتاب کا ذکر نہ کرنا سخت ناانصافی ہوگی مولانا ابو سعد احمد خان صاحب صحیح معنوں میں ایک جید عالم دین تھے۔ ان کے علم کا اندازہ ان کی تصنیف "تخریج احادیث مبسوط" سے لگایا جا سکتا ہے۔

جس طرح حنفی فقہ کی مشہور کتاب ہدایہ کی تخریج احادیث کے موضوع پر زیلعی نے "نصب الرایہ" لکھی ہے۔ اسی طرح مولانا ابوالسعد احمد خان مرحوم نے اس فن میں اپنی مہارت کے جوہر کا اظہار علامہ سرخسی کی مشہور تصنیف المبسوط کی تخریج احادیث لکھ کر کیا ہے۔ المبسوط تیس جلدوں میں ہے۔ تخریج پر ان کی یہ محنت ابھی تک زیور طبع سے آراستہ نہیں ہو سکی۔

یہ ہے کتب خانہ سعدیہ سراجیہ کا مختصر تعارف۔ امید ہے تحقیق سے شغف رکھنے والے اہل علم اسے مفید پائیں گے۔ آئندہ کسی مناسب موقع پر قارئین کو کراچی کے ایک ایسے ہی کتب خانے کی سیر کراؤں گا۔ جس کے لئے راقم کو کتب خانے کے بانی جناب خالد اسحاق صاحب کی جانب سے دعوت مل چکی ہے۔